صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 6 جون 2015ء

روزنامہ الفضل

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 6 جون 2015ء 18 شعبان 1436 ہجری 6 احسان 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 129

قرآن پڑھانے والا

پڑھایا جس نے اس پر بھی کرم کر
جزا دے دین اور دنیا میں بہتر
رہِ تعلیم اک تو نے بتا دی[1]
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(درثمین)

[1] قاعدہ یسرنا القرآن بچوں کیلئے بیشک مفید چیز ہے اس سے بہتر اور کوئی طریقہ تعلیم خیال میں نہیں۔

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے جماعت احمدیہ میں باقاعدہ درس قرآن کا سلسلہ جاری فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

تقریر کے لئے اثر پیدا کرنا اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ پھر خدا تعالیٰ اس شخص کی بات کو ضائع نہیں جانے دیتا۔ ایک شخص یہاں آیا جو میری محبت سے معمور نظر آتا تھا۔ میں نے اسے پوچھا تو اس نے کہا آپ نے ایک دفعہ درس میں فرمایا تھا اگر کوئی شخص قل ھو اللہ جتنا قرآن ہر روز یاد کرے تو 7 سال میں حافظ ہو جائے۔ میں نے اس پر عمل شروع کیا۔ اب ستائیسواں پارہ حفظ کرتا ہوں۔ (الحکم 7 فروری 1910ء ص 7)

حضرت مصلح موعود اپنی بیماری کے ذکر میں فرماتے ہیں:

لائلپور میں ایک بڑے لائق ڈاکٹر ہیں۔ میں نے ان کو یہاں بلوایا اور میں نے کہا کہ دیکھئے میں نے قرآن شریف کا ایک سیپارہ ہی پڑھا تھا کہ میری طبیعت گھبرا گئی۔ اس بیچارے کو تو قرآن شریف پڑھنے کی عادت نہیں تھی کہنے لگا ایک سیپارہ یہ تو بڑی چیز ہے۔ میں نے کہا آپ میرا حال تو نہیں جانتے میں نے تو تندرستی میں بعض دفعہ رمضان شریف میں پندرہ پندرہ سولہ سولہ سیپارے ایک سانس میں پڑھے ہیں۔ پس میری تو ایک سیپارہ پر گھبراہٹ سے جان نکلتی ہے کہ مجھے ہو کیا گیا ہے کہ یا تو پندرہ سولہ سیپارہ پڑھنے اور ساتھ ہی زبان سے بھی پڑھتے جانا اور آنکھوں سے بھی دیکھتے جانا اور کجا یہ کہ ایک سیپارے کے ساتھ ہی گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ وہ بیچارہ اس پر کہنے لگا کہ یہ تو بہت بڑا کام ہے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 14 فروری 1956ء ص 3)

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رفیق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

1906ء میں ایک بار قادیان گیا تو اس وقت چوہدری عبداللہ خان صاحب بہلولپوری بھی اس وقت وہاں موجود تھے انہیں عربی میں ایک الہام ہوا۔ اس وقت ان کی عربی تعلیم اس قدر کم تھی کہ انہوں نے اس فقرے کے معنی مجھ سے دریافت کئے میں نے اس الہام میں جو بشارت تھی اسے بیان کیا اور اس وقت ان کے ساتھ یہ بھی طے پایا کہ میں ان کے گاؤں میں ان کے ساتھ چلوں اور وہاں رہ کر ان کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھاؤں۔ میں نے ان کو چھ ماہ تک قرآن کریم پڑھایا اور ساتھ ہی دعوت الی اللہ کی خدمت بھی سرانجام دیتا رہا۔ اس عرصہ میں انہوں نے قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ ختم کر لیا اور اتنی لیاقت پیدا کر لی کہ وہ دوسروں کو بھی ترجمہ پڑھا سکتے تھے۔ (حیات بقاپوری ص 31)

نرمی کا سلوک

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب (یعنی رشتہ داروں) سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔“

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19، فیصلہ جات مجلس مشاورت 2015ء مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆..........☆..........☆

اعمال کی اصلاح کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

تقویٰ پر چلنا، اپنے اعمال کی اصلاح کرنا، اپنے ایمان کے معیار بلند کرنا، یہ باتیں کوئی معمولی باتیں نہیں ہیں۔ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے تو اُس کی توقعات پر پورا اترنے کیلئے ہمیں پوری طرح سعی و کوشش کرنی چاہئے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو ہمیں انجام دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ہر بدی سے ہمیں مکمل طور پر نفرت کا اظہار کرنا چاہئے۔

(روزنامہ الفضل 25 مارچ 2014ء)

☆..........☆..........☆

میٹرک کے نتیجہ کا انتظار کرنے والے طلبا متوجہ ہوں

وہ مخلص نوجوان جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں اپنی درخواستیں وکیل التعلیم کے نام مقررہ فارم پر بھجوائیں۔ داخلہ فارم یا اس کی فوٹو کاپی مکرم امیر صاحب ضلع سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ نیز یہ فارم براہ راست وکیل التعلیم کے نام خط لکھ کر بھی منگوایا جا سکتا ہے۔

واقفین نو جامعہ احمدیہ میں، داخلہ کیلئے اپنے آپ کو پیش کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

وقف عارضی کی اہمیت و برکات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:
"عارضی وقف کی ضرورت بہت ہے ...... بات یہ ہے کہ جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح وارشاد کا کام مربیوں کا ہے۔ حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح وارشاد کا کام کرنا چاہئے۔ یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح و ارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے۔"
(رپورٹ مجلس مشاورت 1966ء صفحہ 14)

سورۃ التوبہ آیت نمبر 122 میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جماعت سے ایک مبارک خواہش کا ذکر فرمایا ہے کہ ان میں سے ایک گروہ کیوں خداتعالیٰ کے دین کی تفہیم کے لئے سفر نہیں کرتا تاکہ وہ اپنی تعلیم و تربیت کے بعد اپنی قوم میں اصلاح وارشاد کا کام کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مضبوط نظام کے تابع اپنی تربیت اور پھر اپنی قوم کے کمزوروں، نئے آنے والوں کی تربیت اور غفلت کا مظاہرہ کرنے والوں کی تربیت کا سنہری اصول بیان فرمایا ہے اور مستقل اور عارضی وقف کی اہمیت اور ضرورت کو اجاگر فرمایا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں ...... اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے"۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 370)

جہاں تک وقف عارضی کا تعلق ہے تو یہ کسی نہ کسی رنگ میں پہلے بھی برکتوں اور رحمتوں کے جلو میں سایہ فگن رہی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے وقف عارضی کی تحریک کو مستقل بنیادوں پر جاری فرمایا اور باقاعدہ نظارت کا قیام فرمایا۔
آپ وقف عارضی کی تحریک کا اجراء اور غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
"میں جماعت میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے۔ وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے، اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے۔ انہیں بجالانے کی پوری کوشش کریں"۔
(الفضل 23 مارچ 1966ء ص 2)

"وقف عارضی میں مجھے ہر سال کم از کم پانچ ہزار واقف چاہئیں۔ اس کے بغیر ہم صحیح رنگ میں جماعت کی تربیت نہیں کر سکتے"۔
(الفضل 10 اگست 1966ء ص 3)

مربیان اور عہدیداران وقف عارضی کرنے کی تلقین کریں

مربیان اور عہدیداران کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:
"مربیان کو بھی چاہئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو"۔
(الفضل 27 اگست 1969ء ص 5)

"میں احباب جماعت عہدیداران جماعت اور خصوصاً امراء اضلاع کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں ...... اُمراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے ...... جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد کے پیش نظر اور خدمت (دین) کیلئے اپنے وقت کا تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں"
(الفضل 13 اپریل 1966ء ص 3)

موصیان کو وقف عارضی کی تحریک

"میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم القرآن اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کر دیئے جائیں"۔
(الفضل 10 اگست 1966ء ص 3)

اب نظام وصیت خداتعالیٰ کے فضل سے وسعت پذیر ہے تو وقف عارضی کے نظام کو موصیان میں مربوط کرنے کی ضرورت ہے اور موصی صاحبان کو اس بارہ میں فکر کرنی چاہئے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اس بابرکت تحریک میں شمولیت اختیار کر کے اس کے ثمرات سے مستفیض ہوں۔

طالب علموں اور اساتذہ کو مخاطب کرکے فرمایا

"میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں، وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا۔ جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہوگا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں"۔
(خطبات ناصر جلد ہفتم صفحہ 25)

کالج کے پروفیسروں اور سکولوں کے اساتذہ کو بھی تحریک فرمائی کہ وہ بھی اپنی رخصتوں کے ایام میں وقف عارضی کریں۔ آپ نے فرمایا
"کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار، سکولوں کے اساتذہ، کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں"۔ (الفضل 23 مارچ 1966ء ص 3)

گورنمنٹ کے ملازمین بھی وقف عارضی کریں

اسی طرح گورنمنٹ کے ملازمین کو بھی تحریک فرمائی کہ سال کے اندر کچھ رخصتوں کا حق ہر ملازم کا ہوتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں
"وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ کے تحت خرچ کریں"۔
(الفضل 23 مارچ 1966ء ص 3)

وکلاء کو وقف عارضی کی تحریک

وکلاء کو اس تحریک میں حصہ لینے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا
"بعض عدالتیں بند ہو جاتی ہیں۔ وہاں جو احمدی وکیل وکالت کا کام کرتے ہیں وہ بھی اپنی زندگی کے چند ایام اشاعت علوم قرآنی کے لئے وقف کر سکتے ہیں"۔
(الفضل 10 اگست 1966ء ص 4)

اہل ربوہ کو وقف عارضی کی طرف توجہ

آپ نے اہل ربوہ کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔
"میں سوچ رہا تھا کہ مجھے جتنے واقفین چاہئیں اس تعداد میں واقفین مجھے نہیں ملے۔ مثلاً ربوہ کی ہی جماعت ہے ...... لیکن ان میں سے بہت کم ہیں جنہوں نے وقف عارضی میں حصہ لیا ہے اور یہ بات قابل فکر ہے۔ کہ کیوں آپ کی توجہ ان فضلوں کے جذب کرنے کی طرف نہیں ہے۔ جو اس وقت اللہ تعالیٰ واقفین عارضی پر کر رہا ہے"۔
(الفضل 2 نومبر 1966ء ص 3)

لجنہ کی ممبرات کے بارے میں فرمایا:
"اس میں احمدی بہنیں بھی حصہ لیتی ہیں۔ ان کو باہر صرف اس صورت میں بھجوایا جاتا ہے جبکہ وہ خاوندوں کے ساتھ یا والد کے ساتھ یا اپنے بھائی کے ساتھ باہر جا سکیں۔ ورنہ ان سے اپنے ہی شہر یا قصبہ میں عورتوں کی تربیت وغیرہ کے کام لئے جاتے ہیں۔ تاکہ بہنیں بہنوں سے خدا کی رضا کی خاطر حُسن معاملہ اور پیار کے تعلقات قائم کریں"۔
(خطبات ناصر جلد ہفتم صفحہ 20)

غرض یہ کہ آپ نے ہر طبقہ کو اس میں شمولیت کرنے کی تلقین فرمائی اور پانچ ہزار واقفین ہر سال مہیا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ آپ نے امراء اضلاع اور عہدیداران کو اس طرف بار بار توجہ دلائی۔

واقفینِ عارضی کے کام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے واقفین عارضی کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

1۔ تعلیم القرآن کا کام
"بڑے بڑے کام جو ان دوستوں کو کرنے پڑیں گے ان میں سے ایک تو قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور قرآن کریم باترجمہ پڑھنے کی جو مہم جماعت میں جاری کی گئی ہے۔ اس کی انہیں نگرانی کرنی ہوگی اور اسے منظم کرنا ہوگا"۔
(الفضل 23 مارچ 1966ء ص 2)

2۔ تربیت اور محاسبہ نفس
"وقف عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے ...... جہاں یہ وفود جاتے ہیں وہاں بھی لوگوں کو بڑا فائدہ پہنچتا ہے"۔
(الفضل 12 فروری 1977ء ص 3)

3۔ اصلاح نفس
"پس تحریک وقف عارضی دراصل اصلاح نفس کے لئے اپنے محاسبہ کے لئے اور دوسروں کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے جاری کی گئی تھی"۔
(الفضل 12 فروری 1977ء ص 4)

پس جان، مال، وقت اور عزت قربان کرنے کا عہد دہرانے والو! تربیتی میدان کے اس معرکہ میں اپنے قول کو عمل کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے حضرت مصلح موعود کے ان وفا شعار خادموں میں شامل ہو جاؤ جن کے بارے میں فرمایا کہ اطاعت و وفاشعاری میں ایسے کامل ہیں کہ اگر انہیں موت کو قبول کرنے کی آواز دوں تو وہ بے دریغ اس کے لئے جان و مال و آبرو کا نذرانہ لئے حاضر ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:
غرض یہ ہے کہ انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 369)

☆ ☆ ☆

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری

تقریر جلسہ سالانہ ماریشس 2005ء

محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی حسین یادیں

خاکسار اس وقت جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے پُرشوکت دور کی چند دلکش یادیں پیش کرتا ہے۔ اس سے قبل بارہا مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دلنواز اور دلربا شخصیت کے بارہ میں کچھ لکھنے کے لئے کہا گیا مگر باوجود شدید خواہش کے جب بھی ان حسین یادوں کو یکجا کرنے کی کوشش کی تو ہمیشہ اپنی کم مائیگی اور بے بسی کا احساس ہوا کہ کیا کہوں؟ کیسے کہوں؟ کہاں سے شروع کروں اور کہاں ختم کروں۔ کس چیز کو چھوڑوں اور کس چیز کو پیش کروں؟ دراصل آپ کی پاک اور مطہر شخصیت پر روشنی ڈالنا میرے بس میں نہیں تھا۔ آپ کی محبتوں اور شفقتوں کی فراوانی کو بیان کرنا کچھ آسان نہیں۔ لیکن اب تعمیل ارشاد میں اپنے محسن آقا کی یادوں کو سمیٹنے کی کوشش کرنے پر مجبور ہوں۔ جو مواد اپنی یادداشتوں سے اکٹھا کیا تھا اس کا صرف ایک تہائی شاید وقت کی مناسبت سے بیان کرسکوں۔

خاکسار جب جامعہ احمدیہ میں طالب علم تھا تو مجھے اکثر سردرد کی شکایت رہتی تھی۔ ہمارے مشفق و مہربان پرنسپل محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم نے ایک دن مجھے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے پاس ہومیوپیتھی دوائی لینے کے لئے وقف جدید میں بھیجا میں نے آپ سے علاج کروایا تو اللہ کے فضل سے صحت یاب ہوگیا۔ اس کے ساتھ ہی میرا آپ سے کبھی نہ ختم ہونے والا ایک ذاتی تعلق بھی قائم ہوگیا۔

چند سالوں کے بعد آپ خلیفۃ المسیح منتخب ہوئے تو جماعت کی ترقی کے لئے آپ کے انقلابی پروگراموں کی وجہ سے پاکستان میں جماعت کی مخالفت بڑھنے لگی اور بالآخر آپ کو ہجرت کرکے لندن آنا پڑا۔

دو تین مہینوں کے بعد ہمیں بھی لندن آنے کی ہدایت ملی لیکن جب ویزے کے انتظار میں کچھ زیادہ وقت لگ گیا تو ایک دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اس پُرشفقت پیغام کا علم ہوا کہ جن نوجوانوں نے آنا تھا وہ ابھی تک پہنچے کیوں نہیں؟ آخر حضور کی توجہ اور دعاؤں کی برکت سے ہمیں ویزے مل گئے اور ہم آپ کے قدموں میں حاضر ہوگئے۔

دوران ملاقات آپ نے بہت شفقت فرمائی اور فوری طور پر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو ہدایت فرمائی کہ انہیں ایسٹ لندن سے گرم ڈفل کوٹ منگوا کر دیں۔ بیچاروں کو سردی لگتی ہوگی کہیں بیمار نہ پڑ جائیں۔ 1988ء میں حضرت صاحب نے مجھے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمت کے لئے مقرر فرمایا اور اس طرح نہایت شفقت سے براہ راست اپنی نگرانی میں تربیت فرمائی اور مجھے کام کرنے کے سلیقے سکھائے۔ میری ادنیٰ اور چھوٹی چھوٹی معمولی خدمتوں کو ہمیشہ بے انتہا محبت سے حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے بڑھ چڑھ کر قبول کیا۔ آپ اس طرح پسندیدگی کا اظہار فرماتے کہ بسا اوقات میں حیران ہو جاتا کہ میں نے تو کچھ کیا ہی نہیں اور حضور اتنی زیادہ شفقت فرما رہے ہیں لیکن اپنے کارکنوں کے ساتھ حضور کی ان شفقتوں کا حال مجھ پر اس وقت کھلا جب انہوں نے مجھے اپنا پرائیویٹ سیکرٹری بنایا۔ میں نے دیکھا کہ حضور ہر کارکن کے کام پر دل کھول کر داد دیتے اور اظہار خوشنودی فرماتے اور حتی الوسع کبھی کسی کارکن کے کام میں عیب نہ نکالتے۔ سب پر اعتماد فرماتے اور کبھی غلطی ہو جاتی تو نہ صرف پردہ پوشی فرماتے بلکہ بہت محبت سے قدم قدم پر راہنمائی بھی فرماتے۔ کارکنان جب آپ کے پاس دفتر میں حاضر ہوتے تو ہمیشہ بے حد عزت سے انہیں بلاتے کہ آیئے آیئے تشریف لایئے۔ بیٹھئے، فرمایئے! کیسے آنا ہوا؟ اس توجہ سے حال پوچھتے اور گھریلو حالات بھی دریافت فرماتے کہ انسان ورطہ حیرت میں ڈوب جاتا کہ کہاں آپ کی بلند و بالا ہستی اور کہاں ہم آپ کے قدموں کے خاک نشین!

حضرت صاحب کے بلند مرتبہ پر روشنی ڈالنے کے لئے میں دو رؤیا بیان کرتا ہوں۔

محترم عثمان چینی صاحب نے ایک دفعہ بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کسی مینار کی سیڑھیاں چڑھ رہا ہوں جبکہ اس مینار کی چوٹی پر خلیفہ رابع ہیں۔ میں نے اس سے قیاس کیا کہ حضور پُرنور کا مقام بڑا بلند ہے اور ہم تو ابھی سیڑھیاں چڑھ رہے ہیں۔

اسی طرح ایک دفعہ حضرت سیدہ مہر آپا حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواب میں حضور کو دیکھا کہ آپ انہیں کہہ رہے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ نے مجھے نورالدین بنادیا ہے''۔

یہ رؤیا کتنی سچی اور اس کی تعبیر کتنی شاندار تھی کہ ہر احمدی جانتا ہے کہ آغاز خلافت، ہجرت، مخالفین کی دشمنیاں، غرضیکہ زندگی کے ہر مرحلہ اور ہر میدان اور ہر حال میں اللہ نے خود آپ کا خیال رکھا اور ہمیشہ خود ہی آپ کا متکفل رہا۔

حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس رؤیا کی تعبیر یہی نہیں بلکہ دین کا نور آپ کے ذریعہ دنیا کے کئی ممالک میں پھیلا اور پھر MTA نے اس پر مہر لگا دی۔ اللہ اور رسول کا پیغام اس کے ذریعہ ہر دل میں نور یقین پیدا کر رہا ہے۔

آپ سراپا محبت و شفقت تھے۔ ہر ایک سے احسان کا سلوک فرمانے والے تھے۔ آپ نے خلافت اور جماعت کے باہمی رشتہ کو نہایت محبت، حکمت اور کوشش سے عالمی سطح پر نہ صرف مربوط فرمایا بلکہ یکجان بنا دیا۔ جہاں گئے محبتیں ہی محبتیں بکھیرتے چلے گئے۔ بے اختیار دل آپ کی طرف کھنچے جاتے۔ آپ نے جماعت کے سب چھوٹے بڑوں کو مرد ہوں یا خواتین، جوان ہوں یا بوڑھے اپنی غیر معمولی محبت کی کشش سے خلافت کی لڑی میں اس طرح پرو دیا کہ سب آپ کی محبت سے مخمور، ہمیشہ آپ کی ہر آواز پر لبیک کہنے اور دیوانہ وار فدا ہونے کے لئے مستعد رہتے۔ آپ کے عہد مبارک میں جماعت کا سفر ترقی کی شاہراہ پر اس طرح آگے بڑھنے لگا کہ سالوں کے فاصلے مہینوں، ہفتوں اور دنوں میں طے ہونے لگے۔ ہر میدان میں قربانیوں کے اعلیٰ معیار اور نمونے پیش کرنے کی کچھ ایسی عادت آپ نے احمدیوں کے دلوں میں ڈال دی کہ اگر کسی نئی تحریک کے کرنے میں ذرا دیر ہوتی تو لوگ قربانیاں پیش کرنے کے لئے بیقرار ہو جاتے اور اپنے خطوں میں حضور سے اس کے لئے درخواستیں کرتے۔ آپ ایک ایسا مقدس و مطہر وجود تھے کہ جن کی پاک اداؤں نے لاکھوں احمدیوں کے دلوں کو ہی نہیں بیشمار غیر احمدیوں کو بھی اپنا گرویدہ بنالیا تھا۔ آپ نے اپنے عمل سے اور جہد مسلسل سے زندگی کے ہر پہلو میں ایک قابل تقلید نمونہ قائم فرمایا۔ خلافت سے قبل بھی آپ کی زندگی کا اکثر و بیشتر حصہ خدمت دین اور خدمت خلق کے لئے وقف رہتا تھا اور خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد تو ان کاموں میں ایسی تیزی آگئی تھی کہ جیسے ایک تیز رفتار آندھی چل رہی ہو۔

حضور کی طبیعت خواہ کتنی ہی ناساز ہوتی مگر کبھی اس کا اظہار نہ کرتے۔ بلکہ اس کے برعکس ہمیشہ دوسروں کے لئے فکرمند رہتے۔ کبھی ان کی عیادت کروا رہے ہوتے اور کبھی انہیں ہومیوپیتھی دوائیاں بھجوا رہے ہوتے اور بار بار ان کا حال پچھواتے۔

حضرت صاحب خود تو ہر وقت کاموں میں مصروف رہتے لیکن اللہ پر توکل کا یہ عالم تھا کہ اگر کبھی کوئی کارکن یا واقف زندگی آپ سے تھوڑی یا زیادہ چھٹی مانگتا تو آپ بڑی بے نیازی سے فوراً اسے رخصت عطا فرما دیتے اور کبھی انکار نہ فرماتے۔ اسی طرح ساتھ کام کرنے والے کارکنوں میں سے اگر کوئی کارکن چھٹی پر ہوتا تو خواہ آپ کو اس کی کتنی ہی ضرورت ہوتی کبھی اسے بلا کر تکلیف نہ دیتے۔ خوشی سے فرماتے کہ ہاں ہاں ضرور جائیں، شوق سے جائیں خوشی سے جائیں۔

حضور اقدس اپنے خادموں کے جذبات کا بھی بے حد خیال رکھتے۔ اگر کبھی کام کے دوران کسی کی غلطی پر اس سے خفگی کا اظہار فرماتے اور وہ اسی کیفیت میں اٹھ کر چلا جاتا تو آپ کی طبیعت پر گہرا اثر ہوتا اور فوراً اسے کوئی تحفہ یا کوئی چیز بھجوا دیتے۔ اسی طرح جب کوئی چیز یا تحفہ تقسیم کرتے تو ان لوگوں کو بھی یاد رکھتے جو پس منظر میں بیٹھے خدمت کر رہے ہوتے تھے۔

جلسہ سالانہ یوکے پر جب تمام مرکزی انجمنوں اور ذیلی تنظیموں کے نمائندگان کو جلسہ پر بلاتے تو کارکنان کو بھی ان کی خدمتوں کے اعتراف کے طور پر باری باری بلواتے اور پھر یہاں ان سے ملاقاتوں کے دوران ان کی طرح طرح سے دلداری فرماتے۔ ان کے ساتھ تصویر کھنچواتے، انہیں تحائف عطا فرماتے اور بڑے پیار سے نوازتے۔

حضرت صاحب کارکنوں کے مشوروں کو قبول فرما کر نہ صرف ان کی حوصلہ افزائی فرماتے بلکہ اچھے مشورہ پر خوب داد تحسین بھی دیتے کہ کیا عمدہ مشورہ دیا ہے۔ بہت خوب۔ ماشاء اللہ۔ کبھی بھی اپنے آپ کو افسر نہیں سمجھا بلکہ اپنے دفتر کے کارکنوں کے ساتھ مل کر ان کے کام میں ہاتھ بٹاتے کبھی آئس کریم بنا رہے ہوتے تو کبھی تحفے پیک کر رہے ہوتے۔ آپ اپنے ساتھ کام کرنے والوں سے مشورے بھی لیتے۔ بارہا ایسا ہوا کہ عید وغیرہ پر جب تحائف تقسیم کرنے ہوتے تو ہم کارکنوں سے دریافت فرماتے کہ کس کو کیا بھجواؤں۔ ہم سوچ کر کوئی کام یا چیز بتاتے تو بہت خوش ہوتے کہ زبردست آئیڈیا ہے۔ میں نے بھی یہی سوچا ہوا تھا۔

حضرت صاحب جب بھی سفر پر تشریف لے جاتے تو اپنے کارکنوں کے لئے تحائف لاتے۔ کسی کے تو گھر بھجواتے اور کسی کو بلا کر خود تحفے دیتے اور پھر آپ صرف کارکنان کا ہی نہیں بلکہ ان کے گھر والوں اور بیوی بچوں کا بھی بے حد خیال رکھتے۔

عید وغیرہ کے مواقع پر آپ اسلام آباد تشریف لاتے تو بعض اوقات وہاں سلسلہ کے واقفین زندگی خدام کے گھروں میں بھی باری باری تشریف لے جاتے اور انہیں تحائف وغیرہ دینے کے علاوہ اپنے کیمرے سے خود ان کی تصویریں کھینچتے اور ان سے اپنے بے پایاں محبت و شفقت کا اظہار فرماتے اور اس طرح ان کی خوشی کے احساس سے خود بھی بہت خوش ہوتے۔

عیدین کے موقع پر اکثر کارکنان کو اور ان تمام لوگوں کو جو اپنے وطن اور گھر والوں سے دوری کے باعث یا کسی بھی اور وجہ سے آپ کی توجہ کے مستحق ہوتے، کھانے کی دعوت میں شامل فرمایا کرتے۔

اگرچہ حضور انور کی نوازشات کا دائرہ تو بہت وسیع تھا مگر آپ سے پیار اور محبت کرنے والے بھی جب تحفہ جات پیش کرتے تو دینے والے کی دلداری اس رنگ میں فرماتے کہ دینے والا پھولا نہ سماتا۔ ایک دوست نے تحفہ پیش کرتے ہوئے لکھا کہ ایک سادہ سے تحفہ کی قبولیت سے ایک غریب کا دل رکھ

لیں۔ جس پر آپ نے اس کی ایسے رنگ میں دلداری کی کہ اس کے پاؤں زمین پر نہ ٹکتے تھے۔

فرمایا:

"یہ تو بہت پیارا تحفہ ہے۔ ظاہری رنگ و روپ کے علاوہ اخلاص کی رنگ و بو سے پُر بہار ہے۔

عید کے موقع پر حضور انور خدمت کرنے والے احباب کو عید کے تحفے دیتے تو احسان مندی کے طور پر احباب حضور کا شکریہ بھی ادا کرتے۔ ایک بار کسی نے حضور کو شکریہ کا خط لکھا کہ آپ نے مجھ جیسے انسان کو بھی یاد رکھا۔ جس پر حضور نے اسے تحریر فرمایا کہ "تحفہ تو معمولی تھا آپ کی قدر دانی قیمتی ہے"۔

احباب جماعت کو حضرت صاحب سے جو بے پناہ محبت اور عقیدت تھی اس کی وجہ سے وہ اکثر آپ کی خدمت میں تحائف پیش کیا کرتے تھے لیکن اگر ان میں سے کوئی چندوں میں سست ہوتا یا شرح کے مطابق ادا نہ کرتا تو آپ فرماتے کہ اس کا تحفہ شکریہ کے ساتھ واپس کر دیا جائے آپ کا یہ اظہار ان کی تربیت کے لئے ایسا کارگر ثابت ہوتا کہ ان کی کایا پلٹ جاتی اور وہ اپنی آمد کے مطابق باشرح چندے ادا کرنے لگ جاتے۔

آپ اپنے ساتھ کام کرنے والوں اور ملنے والوں کو سرپرائز دے کے بہت خوش ہوتے اور اس پر ان کی بوکھلاہٹ اور بے ساختہ خوشی سے بھی خوب لطف اندوز ہوتے۔ اکثر صبح سیر کے بعد اچانک کسی کے دروازے پر جا کر دستک دیتے۔ کچھ دیر ان میں بیٹھتے خوشیاں بکھیرتے ہوئے واپس تشریف لے آتے۔

حضور جب یہاں ماریشس تشریف لائے تو ایک دن سب اہل قافلہ کے ساتھ سمندر کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے وہاں اپنے غلاموں کو باری باری Para Sailing کروائی۔ مجھے بھی حکم ہوا تو میں بھی اس پر بیٹھ کر فضا کی بلندیوں میں اڑنے لگا۔ واپسی پر آپ کے ارشاد پر میرے والی سائڈ کی رسی کو ذرا کھینچ کر پانی میں گرایا گیا۔ جب آپ کی توقع کے مطابق میں پانی میں گرا تو میرے سب کپڑے پانی سے بھیگ گئے۔ حضور اس نظارے سے اتنے محظوظ ہوئے اور اتنا ہنسے کہ الفاظ میں اس کا بیان میرے لئے ممکن نہیں۔ حضور کو خوش دیکھ کر میں بھی اپنی خجالت کے باوجود دیر تک ہنستا اور خوش ہوتا رہا۔

حضور سبھی کھیلوں میں دلچسپی رکھتے تھے مگر کبڈی کے آپ بہت شوقین تھے اور کسی زمانے میں کبڈی کے بہترین کھلاڑی بھی رہ چکے تھے۔ اجتماعات کے مواقع پر آپ کبڈی کے میچ کا اہتمام کرواتے اور بہت شوق اور دلچسپی سے انہیں دیکھتے اور ساتھ ساتھ تبصرے بھی فرماتے۔ ایک دفعہ خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماع کے موقع پر آپ نے اپنے قافلے میں شامل لوگوں کی ٹیم بنا کر جماعت جرمنی کی نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ کبڈی کا نمائشی میچ کروا دیا۔ میچ سے پہلے آپ نے بیت کے دروازے بند کر کے سب قافلے والوں کو کبڈی کے داؤ پیچ سکھائے اور خوب اچھی طرح انہیں ٹریننگ دی۔ اسی دوران میری طرف دیکھتے ہوئے فرمایا انہیں رہنے دیں۔ اگر کھیلتے ہوئے ان کی کوئی ہڈی پسلی ٹوٹ گئی تو میرا کام کون کرے گا؟ میں بھی آپ کے اس احسان پر آپ کا اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہا کہ کتنی شفقت سے میرا بھرم رکھ لیا ہے۔

آپ نے مختلف علمی ریسرچ کے کاموں کے لئے جو ٹیمیں بنائی تھیں ان کے ساتھ غیر معمولی احسان کا سلوک فرماتے۔ انتہائی باریکی سے ان کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک خدمت کرنے والا شخص کچھ لیٹ پہنچا تو پتہ چلا کہ اس کی کار خراب ہوگئی تھی۔ آپ نے فوراً اپنے عملے کو حکم دیا کہ ان کی کار ٹھیک کروائیں۔ آپ کسی نہ کسی طرح پتہ لگا لیتے تھے کہ خدمتگاروں میں سے کسی کو کوئی ضرورت تو درپیش نہیں اور پھر اس ضرورت کو خود ہی اس طرح پورا فرما دیتے کہ کبھی مانگنا نہ پڑتا۔

ریسرچ کرنے والی بعض لڑکیاں چھوٹے چھوٹے بچوں کو ساتھ لئے ہوئے کام کے لئے حاضر ہوتیں تو آپ ان کے بچوں کا بے حد خیال رکھتے کئی دفعہ ان کے چھوٹے بچوں کو بہلاتے رہتے ان دنوں آپ کا دفتر بچوں کی ایک نرسری جیسا سماں پیش کر رہا ہوتا۔ دفتر میں بچے اپنے کھلونوں سے کھیلتے رہتے اور بعض اوقات وہیں گند بھی ڈال دیتے مگر آپ ان کی بچگانہ حرکتوں پر ذرہ بھی برا نہ مناتے بلکہ خدمت کے لئے آنے والوں کے بے حد احسان مند اور شکر گزار ہوتے کہ آپ لوگوں نے بڑا وقت دیا اور تکلیف اٹھا کر آئے۔ بار بار ان کا شکریہ ادا کرتے کہ اپنے کاموں اور وقت کا حرج کر کے تم میرا کام کرنے آئے ہو۔ آپ کام کے دوران ان کی خاطر مدارات بھی خود ہی کرتے رہتے۔

حضور کی معرکۃ آراء کتاب Revelation کی تیاری کے زمانہ میں آپ کے ساتھ کام کرنے والی ایک بچی کی شادی کا جب وقت آیا تو حضرت صاحب نے خود اس کی شادی کی اس طرح تیاری کروائی جیسے ماں باپ کرتے ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر۔ آپ نے چھوٹی چھوٹی چیزوں کا دھیان رکھا اور اس کی خدمتوں پر اس طرح سے عزت افزائی فرمائی کہ اس بچی کو اپنی کار میں بٹھا کر ایئر پورٹ کے لئے رخصت فرمایا۔

حضرت صاحب میں کام کرنے کی غیر معمولی صلاحیت تھی۔ بسا اوقات فائلوں اور خطوط کا ڈھیر ہوتا لیکن بہت تیزی سے سب کچھ چیک کر لیتے اور کبھی بھی کوئی ضروری امر آپ کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہتا۔ آپ ساتھ ساتھ خطوط اور رپورٹس پر ہدایات بھی دیتے جاتے اور فرماتے کہ اللہ کا میرے ساتھ یہ عجیب احسان کا سلوک ہے کہ کسی خط کی کوئی اہم بات کبھی نظر سے اوجھل نہیں رہی، نظر ہمیشہ وہیں جا کر ٹکتی ہے جہاں لکھنے والے نے اپنا مدعا بیان کیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود سے یہ وعدہ آپ کے اس پیارے خلیفہ کی زندگی میں بڑے نمایاں طور پر پورا ہوا کہ:

انت الشیخ المسیح ......

یعنی تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کے وقت کو ضائع نہیں کیا جائے گا۔

میں نے بیسیوں دفعہ اپنی آنکھوں سے حضور کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک دیکھا کہ حوالہ جات کی تلاش کے دوران جب بھی کسی حوالہ کی ضرورت پڑی اور حضور انور نے خود کسی کتاب کو ملاحظہ فرمایا عاجز کو حوالہ تلاش کرنے کے لئے ارشاد فرمایا تو کتاب عین اسی جگہ اور صفحہ سے کھلی جہاں مطلوبہ حوالہ درج ہوتا اور اس طرح ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے وقت کو ضائع ہونے سے بچایا۔ اسی طرح جب کبھی حضور انور کو کسی چیز کی ضرورت پڑتی یا کسی چیز کا خیال دل میں گزرتا تو دفتر تشریف لانے پر اکثر وہ چیز آپ کے سامنے موجود ہوتی اور کبھی آپ کو اسے منگوانے کے لئے کہنا نہ پڑتا بلکہ خود ہی اللہ آپ کی ضرورت پوری فرما دیتا۔

اپنی آخری بیماری کے دوران جب آپ آپریشن کے بعد ہسپتال سے گھر واپس تشریف لائے تو باوجود شدید نقاہت اور کمزوری کے چند ہی منٹوں بعد عاجز کو یاد فرمایا کہ ڈاک لے کر اوپر آ جائیں۔ اس روز جبکہ آپ صوفہ کے ساتھ ایک کرسی پر رونق افروز تھے مجھے آپ کے قدموں میں بیٹھ کر ڈاک پیش کرنے اور حضور سے اس پر ہدایات لینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد کئی دن تک یہ سلسلہ اوپر حضور کی رہائش گاہ میں اور پھر وفات تک نیچے دفتر میں جاری رہا۔

حضور کی زندگی کے آخری سالوں میں آپ کے چہرے کا نور اتنا زیادہ دمک رہا ہوتا کہ کم از کم میرے لئے تو جی بھر کر دیکھنا بڑا مشکل ہوتا تھا۔ جب آپ ڈاک ملاحظہ فرما رہے ہوتے اور کسی خط کے پڑھنے میں منہمک ہوتے تو میں آپ کے چہرہ مبارک پر بھرپور نظریں ڈال کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کر لیا کرتا تھا۔

حضور بہت عالی ظرف اور وسیع حوصلہ رکھتے تھے اور اپنے کام کرنے والوں میں بھی یہی خوبی دیکھنا چاہتے تھے۔ اگر کبھی غلطیوں پر خفا ہوتے تو مقصد یہ ہوتا کہ اصلاح ہو جائے۔ اگر اصلاح ہو جاتی اور حسب منشاء کام بھی مکمل ہو جاتا تو بے حد خوش ہوتے۔ اپنے خادموں کی خوشیوں میں بڑے پیار سے شریک ہوتے اور جی بھر کر ان کی دلداری فرماتے۔ 1997ء میں حضور ویسٹرن کینیڈا کے سفر پر تھے کہ آپ کے ایک خادم کے ہاں بیٹی کی ولادت کی اطلاع ملی تو آپ بے حد خوش ہوئے اور اس خادم کی کسی غلطی پر وقتی ناراضگی کے باوجود اپنی طرف سے اس کی بچی کی ولادت پر سب حاضر احباب کی ایک ہوٹل میں ایسی پُر تکلف دعوت کی کہ سب حضور کی اس دلداری پر رشک کرتے رہے۔

حضرت صاحب کو بچوں سے بے حد پیار تھا۔ معصوم بھولے بھالے بچوں کو دیکھ کر آپ بے اختیار انہیں پاس بلا کر پیار کرتے۔ ملاقات کے لئے آئے ہوئے بچوں سے باتیں کرتے، انہیں گود میں بٹھاتے، چاکلیٹ دیتے۔ ان کی معصوم حرکتوں کو انجوائے کرتے۔ نہ کبھی ڈانٹتے اور نہ ان کی شرارتوں سے کبھی ڈسٹرب ہوتے۔

ایک دن ایک بچہ ملاقاتوں کے دوران دفتر کا دروازہ کھلا پا کر چپکے سے اندر چلا گیا تو حضور اسے دیکھ کر حیران ہوگئے مگر خوش بھی۔ آپ نے اسے پیار کیا اور چاکلیٹ دے کر واپس بھیجا۔

بی بی طوبیٰ کی رخصتی پر ایک چھوٹی معصوم بچی بے اختیار رونے لگی تو حضور نے اس سے رونے کی وجہ دریافت فرمائی۔ بچی نے توتلی زبان میں جواب دیا کہ ہم لولہے تھے۔ حضور سے بعد میں جب بھی اس بچی کی ملاقات ہوتی تو ہمیشہ حضور پیار سے اسے رونے والی بچی کہہ کر بلاتے۔

بچوں کو اپنے ساتھ سیر پر لے جاتے۔ رمضان کے مہینہ میں آپ صبح کی سیر کی بجائے نماز عصر کے بعد سیر کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اس موقع پر بچوں سے بھری ایک پوری وین ساتھ جاتی اور اس طرح جہاں انہیں حضور کی معیت میں سیر کی سعادت ملتی وہاں حضور بھی ان سے خوب باتیں کرتے۔ لطیفے سنتے اور سناتے اور باتوں باتوں میں ان کی تربیت بھی فرماتے جاتے۔

آپ ناداروں کے مونس و غمخوار تھے۔ غریب پروری آپ کا شیوہ تھا۔ غریبوں کا دکھ آپ کو بے چین کر دیتا اور حتی المقدور ان کو آرام اور آسائش پہنچانے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے۔ آپ کی آخری تحریک بھی غرباء کے حوالے سے ہی تھی۔ یعنی مریم شادی فنڈ۔ آپ چاہتے تھے کہ غریب بچیاں بھی عزت اور وقار کے ساتھ کچھ جہیز لے کر اپنے سسرال جائیں تا انہیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ آپ نے وفات سے چند ہفتے قبل مریم شادی فنڈ کا اعلان فرمایا تو روزانہ کی ڈاک میں جب کثرت سے رقوم اور زیورات آتے تو آپ بے حد خوش ہوتے اور بار بار فرماتے کہ اب کبھی غربت ان کی شادیوں میں روک نہیں بنے گی۔ جماعت کی طرف سے فدائیت کے اس اظہار پر آپ کا دل جذبات تشکر سے بھر آتا اور آپ بے اختیار فرماتے کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کتنی پیاری ہے۔ آپ نے کتنی عظیم الشان جماعت قائم فرمائی ہے جو ہر وقت اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے قربانی

کے لئے مستعد رہتی ہے۔ نجانے غیر احمدی بچیوں کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ ان کا کوئی بھی پُرسان حال نہیں۔ ان کے سر پر تو ایسا کوئی سایہ ہی نہیں۔ اسی ضمن میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ مربیان اور کارکنان کی بچیوں کی شادی اوران کے لئے جہیز کی تیاری کی آپ کو بہت فکر رہتی تھی۔ چنانچہ وفات سے چند سال پہلے آپ نے یہ طریق اختیار فرمایا کہ مختلف بچیوں کی شادی کے لئے جہیز کی چیزیں یہ کہہ کر ان کے والدین کے سپرد کر دیں کہ اماناً رکھ لیں۔ یہ میری طرف سے شادی پر اس کے لئے تحفہ ہوں گی۔ آپ اس سامان کی تقسیم کا ریکارڈ بھی رکھواتے۔

آپ نے سالہا سال کی محنت شاقہ کے بعد قرآن کریم کا سلیس اردو میں جو بامحاورہ لفظی اور تفسیری ترجمہ مرتب فرمایا وہ آپ کی زندگی کا ایک شاندار اور عظیم کارنامہ ہے۔ آغاز میں آپ نے صفدر عباسی صاحب کو ترجمہ لکھوانا شروع کیا۔ ابتدائی چند پاروں کے بعد وہ رخصت پر چلے گئے تو آپ نے یہ کام عبدالماجد طاہر صاحب کے سپرد فرمایا، روزانہ انہیں ترجمہ لکھواتے۔ جب سارے قرآن کا ترجمہ پہلی ابتدائی شکل میں ہوگیا تو آپ نے اس پر نظر ثانی کا کام شروع فرمایا۔ شروع میں تو ماجد صاحب کے ساتھ ہی یہ کام کرتے رہے لیکن پھر اس عاجز کے سپرد فرمادیا اور آپ کے باقی کاموں کی طرح یہ کام بھی رات گئے تک حضور کے دفتر میں جاری رہنے کے علاوہ سفروں کے دوران کبھی کار میں تو کبھی فیری میں اور کبھی ہوائی سفر کے انتظار میں ایئرپورٹ پر بیٹھے ہوئے مسلسل جاری رہتا۔ حضور جب اس طریق پر کئی بار نظر ثانی فرما چکے تو پھر آپ نے ایک کمیٹی مرکز سلسلہ ربوہ میں قائم فرما دی۔ کمیٹی کے ممبران آپ کے ترجمہ پر غور وفکر کے بعد کہیں ضروری سمجھتے تو بصد ادب اپنا مشورہ پیش کرتے۔ اس دوران بارہا حضور کی سیرت کا یہ پہلو نمایاں طور پر نظر آیا کہ مشورہ درست ہوتا تو آپ بلاتردد اسے قبول فرمالیتے ورنہ بڑے پیار سے سمجھا دیتے کہ میں نے یہ ترجمہ کیوں اور کس وجہ سے اختیار کیا ہے؟ اس دوران ترجمۃ القرآن کی کلاسیں بھی جاری رہیں اور اس عاجز پر حضور کا یہ احسان بھی کہ نوٹس وغیرہ کی تیاری کے سلسلہ میں معاونت کی سعادت عطا فرمانے کے ساتھ بے انتہا شفقتوں سے بھی نوازتے رہے۔ کبھی آپ بچوں کے لئے تحائف عطا فرما دیتے کہ وہ تمہارے انتظار میں بیٹھے ہوں گے یہ ان کے لئے لے جاؤ اور کبھی چلتے چلتے مجھے کوئی چیز تھما دیتے کہ وہ تمہارے لئے ہے۔ یہی دستور اور سلوک آپ کا Revelation والی کتاب اور ہومیوپیتھی کتاب نیز درس القرآن اور خطبات جمعہ کے نوٹس کی تیاری کے مختلف مراحل میں بھی ہمیشہ جاری وساری رہا۔

آپ کو نماز سے اس قدر عشق تھا کہ عام آدمی اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ آپ بیماری میں کمزوری کے باوجود کھڑے ہوکر نماز ادا کرتے رہے۔ آخری بیماری کے دوران شدید کمزوری کے باوجود آپ جس طرح سہارا لے کر اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے بیت الذکر میں نماز پڑھانے کے لئے تشریف لاتے اسے تو جماعت کبھی بھی بھلا نہیں سکتی۔ آپ کبھی بھی نماز کو قضا نہیں ہونے دیتے تھے۔

حضور حضر میں ہوتے اور موسم خواہ سرد ہوتا یا گرم۔ بارش ہو رہی ہوتی یا برف باری کا سماں ہوتا تو آپ کسی بھی قسم کی پرواہ کئے بغیر ہمیشہ خانہ خدا میں ہی جا کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ سفروں میں نماز پڑھنے کا حال بھی سن لیں۔ ناروے کے ایک سفر کے دوران ہم نے انتہائی سردی میں بحری جہاز کے کھلے ڈیک پر بھی آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہوئی ہے اور اسی طرح سخت گرمی اور مچھروں کی یلغار کے وقت الاسکا میں بھی نمازیں پڑھی ہوئی ہیں۔ یورپ کے سفروں میں سڑک کے کنارے مناسب جگہ دیکھ کر نمازوں کے لئے رکنے کی ہدایت تو ہمیشہ جاری رہی۔ آپ کبھی نماز کو قضا نہیں ہونے دیتے تھے۔ آپ کی زندگی قرۃ عینی فی الصلوٰۃ کا نمونہ تھی کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

حضرت صاحب کی زندگی کا ایک بہت دلکش اور دلگداز پہلو آپ کا عشق محمد ﷺ ہے جو ماں کی گود میں شیخ سعدیؒ کے ان نعتیہ اشعار پر مشتمل لوریوں کو سن سن کر آپ کے دل میں پروان چڑھا۔

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

آپ نے بچپن میں پیدا ہونے والی اس محبت کی شمع کو ہمیشہ روشن رکھا۔ اسی نور اور روشنی سے ہمیشہ آپ کی پاکیزہ حیات منور رہی۔ چنانچہ جب بھی آنحضرت ﷺ کا مقدس نام آپ کی زبان پر آتا تو آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتیں، آواز بھرا جاتی اور بمشکل اپنے جذبات پر قابو پا کر حضور اکرم ﷺ کا ذکر مکمل فرمایا کرتے۔ آپ نے بارہا خطبات کے ذریعہ جماعت کو حضور اکرم ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کی نصیحت فرما کر ان کے دلوں میں بھی یہ لو لگا دی تھی کہ ہر کوئی صبح شام حضور اکرم ﷺ کا نام جپنے میں مشغول رہے۔ چنانچہ ایک شعر میں آپ نے اس کا اظہار یوں فرمایا: ؎

دن رات درود اس پر ہر ادنیٰ غلام اس کا
پڑھتا ہے بصد منت جپتے ہوئے نام اس کا

آپ نے اپنی زندگی میرے جیسے ہزاروں لاکھوں لوگوں کو زندگی کے قرینے سکھانے میں صرف کی، بے حقیقت لوگوں کو زندہ رہنے کے اسلوب بتاتے رہے، اپنی روزمرہ کی زندگی کی تلخیوں اور سختیوں میں ڈال کر ہمیشہ دکھی انسانیت کے دکھ بانٹنے میں لگے رہتے۔ بیواؤں، یتیموں اور مجبوروں کا سہارا بنے رہے۔ آپ نے ہر گھر کے ہر دل میں اللہ کی محبت کے جھنڈے گاڑے، آپ کو صدیوں کا کام سالوں میں کرنے کی توفیق ملی۔ چنانچہ ایک دس سالہ بچے نے آپ کی وفات پر دفتر میں آکر اس طرح ہم سے اظہار تعزیت کیا کہ حضور تو چند سالوں میں پوری صدی جتنے کام کرگئے ہیں۔ اس چھوٹے ننھے بچے کی اس بات پر مجھے حضور کا اپنی کتاب Revelation کے بارہ میں یہ اظہار خیال یاد آگیا کہ یہ کتاب آئندہ سو سال کی علمی ضرورتیں پوری کرتی رہے گی۔ ہر قسم کے مسئلوں کا حل اس میں آگیا ہے۔

آپ کا سینہ ہمیشہ اللہ کی محبت سے سرشار رہتا۔ آپ نے زندگی بھر حضرت محمد ﷺ کے اطوار اپنائے رکھے اور انہی کی طرح آپ بھی غریبوں اور مسکینوں کے جھرمٹ میں گھرے ہوئے نظر آیا کرتے۔ آپ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور حضرت مسیح موعود پر حملوں کو بڑا جوانمردی سے اپنے سینہ پر لیا۔

ساری زندگی دین اور قرآن کے دفاع میں برسرپیکار رہے۔ دین کا یہ مجاہد اور محمد رسول اللہ ﷺ کی فوج کا یہ بہادر اور جری سپہ سالار آج ہم میں نہیں ؎

دل ڈھونڈتا ہے جس کو وہی درمیاں نہیں
وہ جان جاں وہ مہرباں وہ میزباں نہیں

حضور کی جدائی اگرچہ دلوں پر بڑی شاق گزری اور ہر دل حزیں اور ہر آنکھ اشکبار تھی۔ لیکن اللہ نے حضرت مسیح موعود کی پیاری جماعت سے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ خلافت احمدیہ کے ذریعہ قیامت تک مومنوں کے خوف کو امن سے بدلتا رہے گا اور دشمن کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کرتا رہے گا۔ اس نے آپ کی وفات پر بھی بڑی شان کے ساتھ اپنے اس وعدہ کو نبھایا اور جن برکتوں کو آپ نے زندگی بھر سمیٹا اس کا ظہور قدرت خامسہ کی شکل میں ڈھل کر پہلی بار دنیا کے سامنے ظاہر ہوا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا۔ آپ نے ہی تو اپنی خلافت کے آغاز میں جماعت کو ان الفاظ میں اس کی خوشخبری سنائی تھی کہ اب کوئی طاقت خلافت احمدیہ کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتی۔ پندرہ صدیاں اس دور کے انتظار میں گزارنا پڑیں تب جا کر خلافت خامسہ کا سورج طلوع ہوا۔ یہ صبح صادق اس وقت تک طلوع نہیں ہوئی جب تک کہ جماعت احمدیہ اپنی بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچ گئی۔ چنانچہ الٰہی وعدوں کے مطابق جب قدرت ثانیہ کا پانچواں ظہور ہوا تو اس نے مومنوں کے خوف اور غم کی حالت کو یک دم تسکین اور امن میں بدل دیا اور ایسا کیوں نہ ہوتا۔

دل کی خوشیوں سے معمور کرنے والا مسرور (ایدہ اللہ) انی معک یا مسرور کا وعدہ لے کر بام پر جلوہ گر ہو چکا تھا۔ میں ہر روز مشاہدہ کرتا ہوں کہ آپ کے کاموں کے انداز بھی وہی ہیں وہی ڈھنگ ہیں، وہی ادائیں۔ وہی طور طریقے اور وہی اسلوب ہیں، وہی مطمح نظر، وہی مہمات، وہی منزلیں، وہی ترقیات کی لامتناہی راہیں، وہی عظیم الشان وعدے ہیں جو پہلے بھی بہت شان سے پورے ہوتے رہے اور اب اس عہد مبارک میں بھی پورے ہوں گے بلکہ ہو رہے ہیں کچھ بھی تو نہیں بدلا۔ ہاں ایک مبارک وجود تھا جو چلا گیا اور اس کی جگہ ایک اور مبارک وجود نے لے لی۔ جماعت کو پاکیزگی اور تقویٰ کے مقامات محمود کی راہیں دکھانے والے طاہر ومطہر رخصت ہوئے تو الٰہی انتخاب کے ذریعہ زندگیوں کو سرور بخشنے والے مسرور نے ان کی جگہ لے لی۔ پس صرف وجود بدلا ہے، روح تو وہی ہے۔ پاک اور مطہر روح اس میں ہرگز کوئی مبالغہ نہیں۔

مجھے اور آپ کو یہ دور مبارک ہو۔ یہ دور پہلے ادوار خلافت کا ہی تسلسل ہے اور بلاشبہ خدا کی طرف سے ایک عظیم الشان انعام ہے۔

پس آئیں اور یہ عہد کریں کہ ہم میں سے ہر ایک آپ کا سلطان نصیر بن کر ہر وقت اپنی جان، مال، اپنا تن، من دھن سب کچھ خلافت کے قدموں میں نچھاور کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہے گا۔ خلافت کی بقا اور سربلندی کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہئے۔ آیئے ہم بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خلافت سے وفا کا عظیم الشان باب رقم کریں۔ آپ کی ہر آواز پر لبیک کہنے والے بن جائیں اور قدم بہ قدم آپ کا ساتھ دیں تا آپ بھی ہم سے خوش ہوں اور ہمارا خدا بھی ہم سے راضی ہوجائے۔

خدا کرے کہ ہم خلافت کی برکتیں اپنی نسلوں میں جاری کرنے والے بنیں۔ آئیں ہم آج یہ عہد بھی کریں کہ ہمیں جو صدیوں کے انتظار کے بعد پانچویں خلافت کا چہرہ دیکھنا نصیب ہوا ہے تو ہم اس کے شکرانے کے طور پر اپنے آقا کے تمام حکموں پر عمل کریں گے اور اپنے جسم کے ذرے ذرے کو اس کے قدموں میں بچھاتے چلے جائیں گے کہ اس میں احمدیوں کی بقا اور فتح کا راز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے بعد آپ کے قرب کی وجہ سے خاکسار کچھ زیادہ ہی غم محسوس کرتا تھا۔ ان ایام میں حضور کی ایک نظم کو پڑھنا یا سننا میرے دل پر بہت شاق گزرتا لیکن آج اس مضمون کو سمیٹتے ہوئے بے اختیار میری زبان پر خود بخود اس نظم کے چند اشعار جاری ہوگئے ہیں۔ کیا ہی سچ فرمایا تھا آپ نے ؎

نہ وہ تم بدلے نہ ہم طور ہمارے ہیں وہی
فاصلے بڑھ گئے پر قرب تو سارے ہیں وہی
وہی جلسے، وہی رونق، وہی بزم آرائی
ایک تم ہی نہیں مہمان تو سارے ہیں وہی

صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کے چند منتخب اشعار

کرتے ہیں اسی کی حمد و ثنا
یہ شمس و قمر یہ ارض و سما

وہ ہے خیر البشر وہ ہے خیرالانام
اس پہ لاکھوں درود اس پہ لاکھوں سلام

ہماری امیدوں کا مرکز ہے تو ہی ہمیں اپنی رحمت کے جلوے دکھادے
تو چارہ گروں کو عطا کر بصیرت انہیں مالکا دست معجز نما دے

جس کے تھے منتظر وہ شہکار آ گیا ہے
وہ گلعذار رشک گلزار آ گیا ہے

اے مسیحائے زمن عصر رواں کے چارہ گر
مہدیٔ آخر زماں روحانیت کے راہبر

تمہیں مبارک ہو اہل مشرق! محبتوں کا سلام آیا
تمہارے آقا کی شفقتوں اور چاہتوں کا پیام آیا

چل رہی ہے ریل سی میری نظر کے سامنے
رفتگاں کی بھیڑ ہے یادوں کے گھر کے سامنے

رحمت کی آس میں ہوئے دستِ دعا دراز
اک نظر التفات سے مولا ہمیں نواز

اس کے دم سے اُجالا تھا چاروں طرف
وہ گیا تو یہاں تیرگی چھا گئی

اہل وفا کو عشق کی راہوں پہ ڈال کر
وہ رہنما، وہ مصلح موعود چل دیا

محمود نام ہے ترا، ہر کام خیر ہے
ہر فعل، ہر عمل ترا ، ہر گام خیر ہے

چاند اک رخصت ہوا، اک ماہ پارہ آ گیا
جگمگاتا، روشنی دیتا ستارہ آ گیا

پھر خدا کے فضل سے اک سائباں حاصل ہوا
لوگ تو سمجھے تھے سر سے سائباں رخصت ہوا

خدا کرے کہ صحبتِ امام بھی ہمیں ملے
یہ نعمت خلافت مدام بھی ہمیں ملے

آقا ترے بغیر یہ گلشن اُداس ہے
ماحول ہی اداس ہے کہ من اداس ہے

حیف اس کے واسطے ہم اس قدر جاگے نہ تھے
جو ہماری فکر میں سکھ سے کبھی سویا نہ تھا

خدا کا یہ احسان ہے ہم پہ بھاری
کہ جس نے ہے اپنی یہ نعمت اتاری

ماں کی ممتا، چاند کی ٹھنڈک، شیتل شیتل نُور
اس کی چھایا میں تو جلتی دھوپ بھی ہو کافور

ہم رہِ جاناں کے راہی دار پر کھینچے گئے
عشق میں ان کے سہیں ہم نے جفائیں بے شمار

کب پو پھٹے گی نور نظارے کب آئیں گے
ظلمت میں روشنی کے منارے کب آئیں گے

ایک روشن اُجالا جلو میں لئے آ رہی ہے سحر یہ تسلی تو ہے
تیرگی مستقل رہنے والی نہیں رات ہے مختصر یہ تسلی تو ہے

آندھی، بارش، دھوپ، کڑی کٹھنائی سے محفوظ رہے
جن لوگوں کو ڈھانپ لیا ہے رحمت کی ترپالوں نے

آگے بڑھتے رہو دمبدم دوستو
دیکھو رکنے نہ پائیں قدم دوستو

کیا تمہی ہو اشرف المخلوق کہتے ہیں جسے
پوچھتی ہے آج انسانوں سے انسانوں کی راکھ

جتنے ایماں پہ پہرے بٹھائے گئے
اور بھی پختہ ایمان ہوتا گیا

میں مطمئن ہوں کہ میرا خدا محافظ ہے
وہ فکر میں ہیں نیا وار کس طرح ہو گا

لوٹ آؤ میری دنیا میں بہاروں کو لئے
اک الگ دنیا بسانے کی تو نہ باتیں کرو

(انتخاب:پروفیسر عبدالصمد قریشی)

مکرم عارف محمود شہزاد صاحب مربی سلسلہ بینن

لوکوسا ریجن بینن میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعود

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو لوکوسا ریجن کی دو جماعتوں میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس سلسلہ کا پہلا جلسہ مورخہ 22 مارچ 2015ء آہوہو کی جماعت میں منعقد کیا گیا۔ نو مبائع جماعت آہوہو (Ahoho) میں امیر جماعت بینن مکرم رانا فاروق احمد صاحب ایک مرکزی وفد کے ہمراہ لوکوسا پہنچے۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز دوپہر ساڑھے بارہ بجے تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کا فرنچ اور لوکل زبان واچی میں بھی ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعود کے عربی قصیدہ میں سے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے گئے۔ اس کے بعد وفد کا تعارف پیش کیا گیا۔ مکرم کوفی محمد صاحب نے 23 مارچ کے حوالے سے اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد ہمارے ایک دوست مکرم Mr Sodokin Codjo صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ میں حلقہ کی 13 مختلف جماعتوں کے 457 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ اسی روز ریجنل مشن ہاؤس لوکوسا میں مکرم Mr Sodokin Codjo صاحب کو ریجنل مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی گئی تھی۔ آپ Conseiller Cour Suprim de Majistrat کے عہدہ پر فائز ہیں۔ انہیں جماعت کا تعارف کروایا گیا اور کتاب سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود کی کتاب، گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، نیز کچھ پمفلٹس دیئے گئے۔

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود کے سلسلہ کا دوسرا جلسہ مورخہ 24 مارچ کو (Tannou Gola) تانوں گولا کی جماعت میں منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز دوپہر ایک بجے تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعد ازاں فرنچ اور آجا زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم کوفی محمد صاحب نے 23 مارچ کی اہمیت پر تقریر کی۔ بعد ازاں خاکسار نے انسانوں کی فلاح کیلئے اور معاشرے میں امن وسلامتی کو پھیلانے کے حوالہ سے دینی تعلیمات پیش کیں۔ دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پروگرام میں 5 جماعتوں کے 134 افراد شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ (الفضل انٹرنیشنل 8 مئی 2015ء)

تبصرہ کتب

عکس حقیقت

ازمکرم پروفیسر محمد اکرام احسان صاحب

محترم پروفیسر محمد اکرام احسان صاحب خدا کے فضل سے اب تک 7 عدد کتب تصنیف کر چکے ہیں۔ ان میں

(1) جذبات
(2) راگنی
(3) دُھواں دُھواں
(4) محبتوں کے سلسلے
(5) سفر خواب
(6) کیا اسے یاد نہیں
(7) عکس حقیقت

عکس حقیقت ان کی تازہ ترین کتاب کا نام ہے۔

ان کی دوسری کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی اپنے موضوع اور مقصدیت کے اعتبار سے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ آپ نے اپنے تجربے، محسوسات اور مشاہدات کی بدولت روزہ مرہ زندگی کے تلخ وشیریں حالات اور واقعات کی بہت مہارت اور کامیابی کے ساتھ عکاسی کی ہے۔ آپ کا شمار ان اہل قلم میں ہوتا ہے جو کہ زندگی کے ہر لمحے پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں۔ اپنے ماحول کے ساتھ جڑے رہتے ہیں اور ہر لمحے کچھ نہ کچھ کشید کرنے کا ہنر بخوبی جانتے ہیں۔ ''جذبات'' جو کہ ان کا پہلا شعری مجموعہ تھا سے لے کر ''عکس حقیقت'' تک ان کا تخلیقی سفر دھیرے دھیرے نئی نئی منزلوں کی جستجو اور تلاش میں نہ صرف رواں دواں ہے بلکہ کامیابی سے جاری وساری ہے۔ اچھے اور پُراثر لہجے میں اظہار کا یہ انداز اور یہ سلیقہ ان کے مزاج کا خاصہ بھی ہے اور ان کی شخصیت کا حصہ بھی ہے اور ان کا یہی لب ولہجہ اور اسلوب ہی ہے جو کہ قارئین کو بہت متاثر بھی کرتا ہے اور ان کی توجہ حاضر کرنے میں بھی بہت معاون ثابت ہوتا ہے۔ زندگی کے نشیب وفراز کو آپ بڑے مدلل اور مؤثر انداز میں بیان کرتے ہیں۔

زندگی کے مثبت رویوں کی نشاندہی کرنا ہی دراصل ان کا نصب العین نظر آتا ہے اور وہ ہر لمحہ اس دنیا کو خوبصورت، خوشحال، پُرامن اور قابل رشک دیکھنے کے متمنی نظر آتے ہیں۔ اپنی تحریروں کے ذریعے وہ لوگوں کو پیار اور محبت بانٹنے کی تلقین کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی تحریر کا واضح مقصد یہی دکھائی دیتا ہے کہ دنیا میں ہر اعتبار سے امن وآشتی کا بول بالا ہو اور یہ دنیا خوشیوں اور مسرتوں کا گہوارہ بن جائے۔ کوئی بھی یہاں پر محروم تمنا نہ ہو اور کوئی بھی کسی دوسرے پر ظلم و زیادتی نہ کرے۔ اور انسان خاص طور پر اس دھرتی پر اپنی پیدائش کے مقصد کو پہچانے۔ اللہ کرے کہ مکرم اکرام احسان صاحب کا یہ ادبی اور فکری سفر جاری وساری رہے اور وہ اسی طرح علم و دانش کے موتی بکھیرتے رہیں۔ آمین (مکرم عبدالصمد قریشی صاحب)

پرندے۔ راستوں کا تعین

بعض پرندے بہت دور دور کا سفر طے کرتے ہیں یہ اپنے راستوں کا تعین کیسے کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اس بارہ میں ہومیو کلاس 104 میں فرماتے ہیں۔

پرندوں پر بہت ریسرچ ہوئی ہے وہ جو سالانہ ان کے دورے آتے ہیں۔ انہوں نے جنوب کی طرف حرکت کرنی ہے۔ شمال کی طرف حرکت کرنی ہے اتنا تو ان کا دماغ ہوتا ہی نہیں کہ وہ سوچ لیں کہ اب یہ ہو گیا ہے وہ سب کمپیوٹر ہیں ان کے اندر پھر حضرت صاحب نے ریسرچ کرنے والے ان ماہرین کے تجربے کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا:۔

انہوں نے ان (پرندوں) کو اندھیروں میں بالکل علیحدہ کر دیا ایسے پنجرے بنائے جن کی ڈائریکشن کا ان کو پتہ نہیں تھا اور اندھیروں میں مختلف وقتوں میں ان کی شکلیں بھی بدلتے رہے تا کہ ایک جگہ بیٹھنے کی عادت دوسری جگہ میں تبدیل نہ ہو اور جب وہ دور آیا تو بلا استثناء وہ سارے پنجروں کے ان حصوں میں چلے گئے جو جنوب کی طرف تھے کیونکہ ان کی جنوبی حرکت کے دن آ گئے تھے۔ اس طرف سمٹ گئے جس سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر کوئی گھڑی بنائی ہوئی ہے ایسی کہ اس گھڑی کا ہمیں پتہ نہیں چلا ابھی تک انسان کو کچھ پتہ نہیں کیسے کام کرتی ہے لیکن وقت پہ وہ چلتی ہے۔ الارم بھی بجاتی ہے اور از خود سمت بھی بتاتی ہے۔ آج تک یہ نہیں سمجھ سکے کہ جانوروں کو سمت کا کس طرح پتہ چلتا ہے۔ کیونکہ انسان اپنی پوری ہوش کے ساتھ فضا میں اڑ کے کسی ایک سمت میں ان کو کہیں کہ جاؤ اور اوپر سے بادل ہوں اور ستارے بھی نہ ہوں، سورج کا بھی پتہ نہ چلے ناممکن ہے کہ انسان اس جہت میں چلے اور بغیر غلطی کے چلے جس جہت میں اس نے جانا ہے۔

(روزنامہ الفضل 18 فروری 1997ء)

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کیلئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرما دیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات میں حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

فون نمبرز: 0092 47 6215 448
0092 47 6212 473
موبائل نمبر: 0333 6706649
Email: info@nazarattaleem.org
Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆......☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

7 جون 2015ء

12:00 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء نشر مکرر
2:45 am	حضور انور کا لجنہ سے خطاب، جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء نشر مکرر
4:45 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء دوسرے دن کی کارروائی نشر مکرر
6:45 am	حضور انور کا جرمن مہمانوں سے خطاب، جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء نشر مکرر
7:45 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء نشر مکرر
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	بیت الفتوح کے بارے میں تعارفی پروگرام
12:15 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء جلسہ گاہ سے براہ راست نشریات
6:45 pm	عالمی بیعت۔ جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء براہ راست
7:15 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء براہ راست نشریات
8:00 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء
11:05 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	بیت الفتوح کے بارے میں پروگرام

8 جون 2015ء

12:00 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء نشر مکرر
6:30 am	بیعت نشر مکرر
7:00 am	حضور انور کا اختتامی خطاب، جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء نشر مکرر
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:35 am	الترتیل
12:10 pm	طب وصحت
12:40 pm	تشحیذ الاذہان
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ سروس یکم اگست 1997ء
3:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء
4:15 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2014ء
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	درس حدیث
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21۔ اگست 2009ء
7:15 pm	بنگلہ پروگرام
8:15 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
8:55 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء

9 جون 2015ء

12:35 am	صومالیہ سروس
1:25 am	راہ ہدیٰ
2:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء
4:15 am	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس حدیث
5:55 am	الترتیل
6:25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء
7:25 am	کڈز ٹائم
8:05 am	طب وصحت
8:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21۔ اگست 2009ء
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس ملفوظات
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور کا خطاب، جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء 6 جون 2015ء
1:05 pm	آؤ اردو سیکھیں
1:20 pm	آسٹریلین سروس
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء (سندھی ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	درس ملفوظات
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	فیتھ میٹرز
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش سروس
8:35 pm	آؤ اردو سیکھیں
9:00 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
10:10 pm	نور مصطفویؐ
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	گلشن وقف نو

خدمت خلق انسانیت کا تقاضا ہے

ربوہ میں طلوع وغروب 6 جون

طلوع فجر	3:24
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	7:14

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

6 جون 2015ء

7:35 am	دینی وفقہی مسائل
8:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جون 2015ء
9:50 am	لقاء مع العرب
3:00 pm	حضور انور کا مستورات سے خطاب، جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء سے براہ راست
5:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2015 دوسرے دن کی کارروائی
7:00 pm	حضور انور کا جرمن مہمانوں سے خطاب، براہ راست

ربوہ میں مناسب قیمت پر اعلیٰ معیار کی روایات کا ضامن
موسم گرما کی نئی اور منفرد ورائٹی پر سیل کا آغاز
مردانہ، زنانہ اور بچگان کے جدید ڈیزائنز کا مرکز
مس کولیکشن شوز اقصیٰ روڈ ربوہ

ضرورت ملازمہ
مریضہ کی دیکھ بھال کیلئے گھر میں ملازمہ کی ضرورت ہے۔ معقول معاوضہ دیا جائے گا۔
دارالرحمت وسطی ربوہ رابطہ نمبر: 0300-5351755

گل احمد، SANA & SAFINAZ, NISHAT
فردوس، Warda Print، اتحاد، لاکھانی، CHARIZMA
NATION, MARJAN کے علاوہ
نارمل لان پرنٹ سوٹس کڑھائی اور اور یجنل بوتیک کے علاوہ
اچھی مردانہ ورائٹی میں سادہ اور کڑھائی والے آرٹیکلز کیلئے تشریف لائیں
صاحب جی فیبرکس ریلوے روڈ ربوہ پاکستان
0092-476212310 www.Sahibjee.com

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
21 جون سے نئی کلاس کا آغاز
داخلہ جاری ہے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔ رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

FR-10

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

WARDA فیبرکس
تبدیلی آنہیں رہی تبدیلی آگئی ہے لان ہی لان
کریکل شفون دوپٹہ 4P کلاسک لان 3P ڈیزائنر لان شرٹ پیس
400/450/550 750/- 950/-
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

ایک نام مغل بینکویٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

تاج نیلام گھر
کوئی بھی فالتو یا کارآمد چیز گھریلو یا دفتری سامان کی خرید وفروخت کیلئے تشریف لائیں۔
ڈگری کالج روڈ ربوہ فون: 047-6212633
نعمت اللہ شمس: 0321-4710021